

سلسلہ قادریہ کے بانی... محبوبِ سبحانی... قطب ربانی

حضرت سیّدنا شیخ عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ

گلدستۂ تحریر

مولانا محمد ناصر خان چشتی

علم و معرفت کے تاجدار...اقلیم ولایت کے نیر اعظم ...سلطان طریقت... حجتہ العارفین... امام الکاملین...رشد وہدایت کے عظیم پیکر... سلسلہ قادریہ کے بانی، محبوبِ سبحانی ، قطب ربانی، غوث الاعظم حضرت سیّدنا شیخ عبد القادر جیلانی الحسنی والحسینی رحمۃ اللہ علیہ یکم رمضان المبارک 470ھ / 1077ء کو قصبۂ "جیلان" میں متولد ہوئے۔ جس کی نسبت سے آپ کو "جیلانی" کہا جاتا ہے۔

آپ اپنے والد محترم کی طرف سے حسنی اور والدہ محترمہ کی طرف سے حُسینی یعنی آپ نجیب الطرفین سیّد ہیں۔ آپ کے والد محترم حضرت شیخ سیّد ابو صالح موسیٰ المعروف "جنگی دوست" اپنے وقت کے ولی کامل تھے اور جنگ و جہاد کے ساتھ بہت زیادہ اُنس و محبت اور ذوق و شوق رکھنے کی وجہ سے "جنگی دوست" کے پیارے لقب سے مشہور ہوئے۔ آپ کی والدہ ماجدہ حضرت اُمّ الخیر فاطمہ رحمۃ اللہ علیہا بھی بڑی عابدہ وزاہدہ خاتون اور اپنے وقت کی ولیۂ کاملہ تھیں۔

سیرت و کردار

حضرت سیدنا شیخ عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کی حیاتِ مبارکہ اہلِ محبت و اہلِ طریقت کیلئے مشعلِ راہ رہی ہے۔ آپ ولایت و معرفت کے مینارۂ نور کی حیثیت سے کائناتِ ارضی پر جلوہ گر ہوئے اور اسلام کی روحانی زندگی کو مشارق و مغارب کی پہنائیوں میں نافذ کرتے رہے۔ دنیائے اسلام کی روحانی بارگاہیں آپ ہی کی نگاہِ کرم سے منور و روشن ہوئیں اور ولایت کے تمام سلاسل آپ سے فیض یاب ہو رہے ہیں۔

حضرت سیدنا شیخ عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کی سیرت و زندگی سراپا تقویٰ تھی، آپ کی حیات مبارکہ کا ایک ایک لمحہ اور زندگی کا ایک ایک گوشہ کتاب و سنت کی پیروی میں گزرا۔ آپ کے شب و روز، قیام و طعام، نشست و برخاست، رفتار و گفتار، لباس و پوشاک، درس و تدریس، وعظ و تقریر، تصنیف و تالیف، پند و نصیحت الغرض آپ کی زندگی کے تمام گوشے اور شعبے اتباع شریعت اور اطاعت رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے معمور تھے۔

حضرت شیخ شاہ عبد الحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ (متوفی 1052ھ) آپ کی سیرت اور کردار و عمل کی بے مثال تصویر ان الفاظ میں رقم کرتے ہیں:

"بعض مشائخ وقت نے آپ کے اوصاف میں لکھا ہے کہ حضرت سیدنا شیخ عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ بڑے بارونق، ہنس مکھ، خندہ رُو، بڑے شرمیلے، وسیع الاخلاق، نرم طبیعت، کریم الاخلاق، پاکیزہ اوصاف اور مہربان و شفیق تھے۔ ہم نشین کی تکریم و تعظیم کرتے اور مغموم کو دیکھ کر امداد فرماتے تھے اور ہم نے آپ جیسا فصیح و بلیغ کسی کو نہیں دیکھا"۔

نیز لکھتے ہیں کہ " بعض بزرگوں نے آپ کا وصف اس طرح بیان فرمایا ہے کہ حضرت محی الدین سیدنا شیخ عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ بہ کثرت رونے والے، اللہ تعالیٰ سے بہت زیادہ ڈرنے والے تھے، آپ کی ہر دعا فوراً قبول ہو جاتی تھی، نیک اخلاق، پاکیزہ اوصاف، بدگوئی سے بہت دور بھاگنے والے اور حق کے سب سے زیادہ قریب تھے، احکام الٰہی کی نافرمانی کے بارے میں بڑے سخت گیر تھے لیکن اپنے اور غیر اللہ کے لئے کبھی غصہ نہ فرماتے، کسی سائل کو واپس نہ فرماتے، اگرچہ وہ آپ کے بدن کے کپڑے ہی کیوں نہ لے جاتا، اللہ تعالیٰ کی توفیق آپ کی راہنما اور تائید الٰہی آپ کی معاون تھی۔ علم نے آپ کو مہذب بنایا، قرب الٰہی نے آپ کو مؤدب بنایا۔ خطاب الٰہی آپ کا مشیر اور ملاحظہ خداوندی آپ کا سفیر تھا۔ اُنسیّت آپ کی ساتھی اور خندہ روئی آپ کی صفت تھی۔ سچائی آپ کا وظیفہ، فتوحات روحانی آپ کا سرمایہ، بُردباری آپ کا فن، ذکرِ خداوندی آپ کا وزیر، غور و فکر آپ کا ترجمان، مکاشفہ آپ کی غذا اور مشاہدہ آپ کی شفاء، آدابِ شریعت آپ کا ظاہر اور اوصافِ حقیقت آپ کا باطن تھا"۔

(اخبار الاخیار: صفحہ 18)

شیخ الحرمین حضرت امام عبد اللہ یافعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ: حضور غوث پاک کے اوصاف حمیدہ اتنے روشن اور درخشاں ہیں کہ اگر پھولوں کی پتیاں دفتر بن جائیں اور باغوں کی ٹہنیاں قلمیں بنالی جائیں تو پھر بھی آپ رحمۃ اللہ علیہ کے اوصاف کو نہیں لکھا جاسکتا۔ آپ کے کمالات ظاہری و باطنی کا احاطہ کرنے میں بڑے بڑے عارفین بھی قاصر ہیں اور کوئی اسلوب تحریر ان کمالات کے مکمل بیان پر حاوی نہیں ہو سکتا۔

مادرزاد ولی اللہ

حضور غوث الاعظم رحمۃ اللہ علیہ کی ولادت ورضاعت سے اور بچپن کے وقت ہی سے ولایت کے آثار اور خوارق ظاہر ہونے لگے تھے۔ آپ کی شکل وصورت، آپ کا علم، آپ کی طاقت، سب میں خرق عادت مضمر ہے۔ آپ کی زندگی مسلسل کرامات اور خوراق عادات کا ایک سلسلہ ہے۔ چنانچہ آپ نے شیر خواری کے زمانے میں اپنی والدۂ محترمہ کا دودھ دن کے وقت پینے سے انکار کر کے ماہِ رمضان المبارک کے شروع ہونے کی خبر دی۔ آپ کشادہ دست اور کرامات و خوراق کے منبع تھے۔ آپ کی کرامات آبدار موتیوں کی طرح ہر وقت مقبول و معروف ہوتی تھیں اور مسلسل رونما ہوتی رہتی تھیں۔

ایک مرتبہ لوگوں نے حضور غوث الاعظم رحمۃ اللہ علیہ سے دریافت کیا کہ آپ کو سب سے پہلے کب یہ احساس ہوا کہ آپ "ولی اللہ" ہیں؟ آپ نے فرمایا: ایک دن میں اپنے مدرسے جا رہا تھا۔ میں نے دیکھا کہ فرشتوں کی ایک کثیر تعداد میرے ارد گرد چل رہی ہے اور واپسی پر بھی یہ فرشتے دکھائی دیتے، یہاں تک کہ میں ان کی باتیں سنا کرتا جب وہ کہتے تھے کہ "ولی اللہ کے لئے جگہ کشادہ کر دو تاکہ وہ تشریف فرما سکیں"۔ اس واقعہ سے مجھے اپنے متعلق یہ احساس پیدا ہوا کہ اللہ تعالی کی یہ نوازشیں میرے لیے ہی نازل ہو رہی ہیں، جبکہ اس وقت میری عمر صرف نو سال تھی۔

حضرت سیدنا شیخ عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ احیائے دین کے سلسلے میں وہ بطل جلیل اور راہبر عظیم ہیں کہ جن کے دست با برکت نے دین اسلام کو ایک مثالی شکل میں مریض پا کر حیات نو بخشی اور چہار دانگِ عالم میں "محی الدّین" کے عظیم لقب سے مشہور و معروف ہوئے۔ امامِ اہل سنت اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان بریلوی آپ کو یوں خراج عقیدت پیش کرتے ہیں:

غوثِ اعظم امام التُّقٰی و النُّقٰی
جلوۂ شانِ قدرت پہ لاکھوں سلام
قطب و ابدال و ارشاد و رشد الرشاد
محی دین و ملّت پہ لاکھوں سلام

علم و فضل میں اعلیٰ مقام

حضرت سیدنا شیخ عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ 488 ہجری / 1095ء میں 18 برس کی عمر میں تحصیل علم و معرفت کی غرض سے بغداد شریف میں جلوہ گر ہوئے اور اس وقت سے لے کر اپنی وفات تک یہی شہر آپ کے علمی و روحانی معمولات اور سرگرمیوں کی جولا گاہ اور مرکز بنا رہا۔ آپ نے اپنے وقت کے ممتاز علماء کرام، فقہاء اور مشائخ عظام سے علوم ظاہری و باطنی حاصل کیے۔ آپ کی علمی قابلیت و صلاحیت کے سامنے عراق اور دوسرے بلاد اسلامیہ کے بڑے بڑے علماء و مشائخ طفلِ مکتب ہو کر رہ گئے۔ آپ علوم و ظاہری و باطنی کی تکمیل کے بعد اصلاح و تبلیغ کی طرف متوجہ ہوئے تو مسند شریعت اور مسند طریقت دونوں کو بہ یک وقت زینت بخشی۔ چنانچہ آپ کی علمی اور روحانی کیفیات سے متاثر ہو کر آپ کے پیر و مرشد حضرت ابو سعید مبارک مخزومی نے اپنا مدرسہ آپ کے سپرد کر دیا۔

حضرت سیدنا شیخ عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ علم و فضل کے لحاظ سے آفتاب علم تھے بلکہ آپ علوم و معارف کا سمندر تھے، آپ کی ذات سرچشمہ علوم و فیوض تھی۔ آپ کی ذات گرامی ایک ایسی زندہ کتاب تھی جس میں تفسیر، حدیث، فقہ اور ادب وغیرہ کوئی ایسا علم نہ تھا جس میں آپ کو ید طولیٰ حاصل نہ ہو اور بالخصوص تفسیر قرآن میں آپ کو جو مہارت و ملکہ حاصل تھا وہ اپنی مثال آپ تھا۔

انوکھی شرطِ عبادت

"ایک مرتبہ بلادِ عجم سے ایک استفتاء (سوال) عراقی علماء کرام اور مفتیان عظام کی خدمت میں پیش ہوا کہ ایک شخص نے تین طلاقوں کی قسم اس طور پر کھائی ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی ایسی عبادت کرے گا کہ جس وقت وہ عبادت میں مشغول ہو گا تو باقی لوگوں میں سے کوئی شخص بھی اللہ تعالیٰ کی عبادت نہ کر رہا ہو گا۔ اگر وہ ایسا نہ کر سکے تو اس کی بیوی کو تین طلاقیں ہو جائیں گی تو اس صورت میں اسے کون سی عبادت کرنی چاہیئے؟

اس سوال سے علمائے عراق بڑے حیران اور پریشان ہو گئے اور اس کے جواب سے عاجز ہو گئے کہ مخصوص زمان و مکان میں مقید ایسی کون سی عبادت ہے کہ جسے صرف وہی انجام دے سکے تا کہ اس کی بیوی کو طلاق واقع نہ ہو۔

جب اس مسئلہ کو بارگاہِ غوث الاعظم میں پیش کیا گیا تو آپ نے بغیر سوچ و بچار کیے فوراً جواب ارشاد فرمایا کہ وہ شخص مکہ مکرمہ چلا جائے اور مطاف (طواف کی جگہ) صرف اپنے لیے خالی کرائے اور تنہا وہ سات مرتبہ بیت اللہ شریف کا طواف کر کے اپنی قسم پوری کرے۔

اس دلآویز و دلنشین جواب سے علماءِ عراق نہایت متعجب و سرگشتہ ہوئے، کیوں کہ وہ اس کا جواب دینے سے عاجز ہو گئے تھے"۔

(اخبار الاخیار: صفحہ 11، تاریخ دعوت و عزیمت: جلد 1 صفحہ 202)

پر تاثیر مواعظ و خطبات

حضرت سیدنا شیخ عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ نے درس و تدریس، افتاء، تصنیف و تالیف اور خانقاہی تربیت کے ساتھ ساتھ آپ نے عامتہ الناس کی اصلاح کیلئے وعظ و تبلیغ اور اصلاح وہدایت کے عظیم کام کی طرف توجہ فرمائی۔ یہ 520ھ / 1127ء کا واقعہ ہے کہ جب آپ نے پچاس سال کی عمر میں پہلی بار مجلسِ وعظ منعقد فرمائی۔ سیدنا غوث الاعظم رحمۃ اللہ علیہ ہفتے میں تقریباً تین بار مجلسِ وعظ منعقد فرماتے تھے۔ آپ کا وعظ کیا ہوتا تھا علم و معرفت کا ایک ٹھاٹھیں مارتا ہوا سمندر ہوتا تھا۔ لوگوں پر وجدانی کیفیت طاری ہو جاتی تھے۔ آپ کا وعظ بڑا پر تاثیر اور دلنشین ہوتا تھا۔ حاضرین مجلس بہت بے قرار اور بے چین ہو جاتے تھے۔ آپ کی مجلس وعظ میں رجال الغیب، جنات، ملائکہ علماء کرام، مشائخ عظام اور ارواحِ طیبہ کے علاوہ عام سامعین کی تعداد ستر ستر ہزار تک پہنچ جاتی تھی اور آپ کی آواز دور و نزدیک بیٹھے ہوئے سب لوگ یکساں طور پر سنتے تھے۔

حضور غوث الاعظم سید شیخ عبد القادر جیلانی رضی اللہ عنہ کے مواعظ و خطبات اور ارشادات عالیہ میں عجب تاثیر اور دل نشینی تھی۔ مؤرخین لکھتے ہیں کہ:

حضور غوث الاعظم رحمۃ اللہ علیہ کے کلام میں وہ تاثیر تھی کہ جب آپ جہنم اور وعید و عذاب کی آیات سناتے تو تمام لوگ لرز جاتے، چہروں کا رنگ فق ہو جاتا۔ گریہ وزاری کا یہ عالم ہوتا تھا کہ اہل مجلس پر بے ہوشی کی کیفیت طاری ہو جاتی تھی اور جب آپ جنت و انعام و اکرام اور رحمتِ خداوندی والی آیات کی تشریح و توضیح اور اس کے مطالب و معارف بیان کرتے تو لوگوں کے دل موسم بہار کے پھولوں کی طرح کھل اٹھتے۔ اکثر حاضرین تو وفورِ شوق میں بے ساختہ وجد میں آ جاتے اور عالم مستی میں بے ہوش ہو جاتے تھے اور جب مجلس ختم ہوتی تو انہیں ہوش میں آتا اور

بعض تو دوران مجلس ہی انتقال کر جاتے۔ الغرض یہ کہ آپ کے ارشادات عالیہ بڑے پر تاثیر اور انقلاب آفرین ہوتے تھے۔

چنانچہ مؤرخین لکھتے ہیں کہ آپ کے وعظ وارشاد کی کوئی مجلس ایسی نہ ہوتی تھی جس میں کوئی یہودی اور عیسائی وغیرہ اسلام قبول نہ کرتے ہوں اور رہزن وڈکیت، خونی و قاتل اور جرائم پیشہ افراد توبہ سے مشرف نہ ہوتے ہوں۔ چنانچہ بغداد کی آبادی کا ایک بہت بڑا حصہ آپ کے دستِ مبارک پر توبہ سے مشرف ہو کر ہدایت یافتہ بن گیا اور کثیر تعداد میں ہندو، یہودی اور نصرانی وغیرہ مسلمان ہوئے۔

حضرت سیدنا شیخ عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ صرف وعظ و تقریر، پند و نصیحت اور ترغیب و ترہیب پر ہی اکتفا نہیں فرماتے تھے، بلکہ بڑی صاف گوئی اور جرأت و بہادری کے ساتھ امر بالمعروف و نہی عن المنکر کا عظیم فریضہ بھی سر انجام دیتے تھے۔ چنانچہ مشہور مؤرخ حافظ عماد الدین ابو الفداء ابن کثیر "البدایۃ والنہایۃ" میں رقم طراز ہیں:

"حضرت غوث اعظم رحمۃ اللہ علیہ خلفاء، وزراء، سلاطین، قضاۃ اور خواص و عوام سب کو امر بالمعروف و نہی عن المنکر فرماتے اور بڑی صفائی اور جرأت کے ساتھ اُن کو بھرے مجمع میں اور بر سر منبر علی الا علان ٹوک دیتے تھے اور جو خلیفہ کسی ظالم کو حاکم و گورنر بناتا اس پر اعتراض کرتے اور اللہ تعالیٰ کے معاملے میں کسی ملامت کرنے والے کی آپ کو پرواہ نہ ہوتی تھی"۔

(تاریخ دعوت وعزیمت: جلد 1 صفحہ 216: بہ حوالہ: البدایہ والنہایۃ)

جلیل القدر مجدد

پانچویں صدی ہجری تک عالم اسلام میں سیاسی و فکری ضعف اور کمزوری اپنے انتہا کو پہنچ چکی تھا، عہد اموی میں جاہلیت کی رجعت قہقری اور بعد کے ادوار میں "خلق قرآن" اعتزال، فلسفۂ ملحدانہ اور باطنیت کے فتنوں نے اہل اسلام کے خواص و عوام میں تشکیک اور عملی بے راہ روی کے بیج بو دیئے تھے۔ سابقہ صدیوں میں بھی مصلحینِ امت (مجددین امت) نے عظیم تجدیدی کام کیا۔ تاہم چوتھی صدی ہجری کے آخر اور پانچویں صدی ہجری کے نصف اول میں حجۃ الا سلام امام محمد غزالی رحمۃ اللہ علیہ اور شیخ عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ، تاریخ اسلام کے دو نہایت جلیل القدر، عظیم المرتبت اور بلند

پایہ مصلحین امت کے طور پر ابھرے۔ امام محمد غزالی رحمۃ اللہ علیہ کی فکری تحریک سے اگرچہ تشکیک و الحاد کے فتنے کا سد باب ہو گیا تھا، لیکن جمہور امت میں بے یقینی اور بے عملی کے روگ کا مداوا ابھی باقی تھا اور یہ عظیم کام محبوب سبحانی، قطب ربانی، غوث الاعظم شیخ عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ نے بہ خوبی سر انجام دیا، جنہوں نے اپنے علم و حکمت، روحانیت اور وعظ و خطابت سے اپنے اصلاحی کام کو پوری طرح مؤثر بنا دیا۔ اس سلسلہ تبلیغ کے اثرات، عظیم اصلاحی تحریکوں سے بھی بڑھ کر ثابت ہوئے۔

سیدنا غوث الاعظم کے وعظ و تبلیغ کی ہر مجلس میں مشرف بہ اسلام ہونے والوں اور بے عملی سے تائب ہو جانے والوں کا تانتا بندھ جاتا۔ آپ کا یہ سلسلۂ مواعظ تقریباً چالیس برس تک جاری و ساری رہا، اس طرح لاکھوں نفوس (جن و انس) آپ سے براہ راست فیض یاب ہوئے ہیں۔

حقیقتِ دنیا غوث اعظم کی نظر میں

حضور غوث اعظم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اگر مجھے دنیا کے تمام خزانوں کا مال اور دولت مل جائے تو میں آن کی آن میں سب مال و دولت فقیروں، مسکینوں اور حاجت مندوں میں کو بانٹ دوں اور فرمایا کہ امیروں اور دولت مندوں کے ساتھ بیٹھنے کی خواہش تو ہر شخص کرتا ہے لیکن حقیقی مسرت اور سعادت انہی کو حاصل ہوتی ہے جن کو مسکینوں کی ہم نشینی کی آرزو رہتی ہے۔

ایک موقع پر "دنیا کی حقیقت" کے بارے میں ارشاد فرمایا:
"دنیا ہاتھ میں رکھنی جائز، جیب میں رکھنی جائز، کسی اچھی نیت سے اس کو جمع کرنا بھی جائز ہے لیکن اس دولت کو اپنے دل میں رکھنا جائز نہیں (کہ دل سے بھی محبوب سمجھنے لگے) دروازہ پر اس کا کھڑا ہونا جائز، باقی دروازے سے آگے گھسنا نا جائز ہے اور نا تیرے لئے باعث عزت ہے"۔

(تاریخ دعوت و عزیمت / فیوض یزدانی)

وصال مبارک

حضرت سیدنا شیخ عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کا وجود اس مادیت زدہ زمانے میں اسلام کا ایک معجزہ اور ایک بڑی تائید الٰہی تھی۔ آپ کی ذات وصفات، آپ کی سیرت و کردار، آپ کے علمی و فکری کمالات، آپ کے کلام کی تاثیر، اللہ تعالیٰ کے ہاں آپ کی قبولیت کے آثار اور خلق خدا میں مقبولیت و وجاہت کے کھلے ہوئے مناظر، آپ کے تلامذہ اور تربیت یافتہ اصحاب کے اخلاق اور ان کی سیرت و زندگی سب دین اسلام کی صداقت کی بین دلیل اور واضح ثبوت تھا۔

حضرت سیدنا شیخ عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ ایک طویل مدت تک تشنگانِ علم و معرفت کو اپنے کمالات ظاہری و باطنی سے فیض یاب کر کے عالم اسلام میں روحانیت، محبت الٰہی، ذوقِ علم و حکمت اور رجوع الی اللہ کا عالمگیر ذوق پیدا کر کے مشہور قول کے مطابق 11 ربیع الثانی 561ھ / 1166ء کو تقریباً 91 سال کی عمر میں اس عالم فانی سے عالم جاودانی کی طرف سفر فرمایا.... آپ کا مزار پر انوار بغداد شریف میں مرجع خلائق ہے۔ جہاں لاکھوں فرزندانِ توحید حاضری کی سعادت حاصل کرتے ہیں اور علمی و روحانی فیوض و برکات سے فیض یاب ہوتے ہیں۔

❁❁❁❁❁